



سوال

(595) بیوی کی دبر میں وطنی کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیوی کی دبر (پاخانہ والی جگہ) میں وطنی کرنے کا کیا حکم ہے، کیا اس پر کوئی کفارہ بھی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بیوی سے دبر میں وطنی وجماع حرام ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے

شریعت اسلامیہ نے اس حرام فعل کا کوئی کفارہ مقرر نہیں کیا، اس لیے اس کا کفارہ تو صرف توبہ وندامت اور اللہ کی طرف رجوع واناہت ہے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

بیوی سے دبر میں وطنی کرنے کا حکم کیا ہے، اور کیا ایسا کرنے والے پر کوئی کفارہ بھی ہے؟

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

"عورت کی دبر میں وطنی کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے اور قبیح ترین معاصی میں سے ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«مَنْ مَنَّ أُمَّيَّ امْرَأَتِي ذُبَّهَا» رواه أبو داود (2162) وحسنه الألبانی فی صحیحہ ابی داود.

"جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں وطنی کرے وہ ملعون ہے"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداؤد میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«لا ينظر الله إلى رجل أتى زحلاً أو امرأة أتى الذبیر» رواه الترمذی (1166) وحسنه الألبانی فی صحیحہ الترمذی



"اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسے شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد سے بد فعلی کرے یا اپنی بیوی کی دہریں وطی کرے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1166) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

ایسا قبیح فعل کرنے والے کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہو سکے وہ اس شنیع فعل سے توبہ کر لے، اور توبہ یہ ہے کہ وہ فوری طور پر اس گناہ کو چھوڑ دے، اور اس گناہ کو اللہ کی تعظیم کرتے اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے چھوڑے، اور جو کچھ ہوا اس پر نادم ہو، اور سچا و پختہ عزم کرے کہ آئندہ ایسا نہیں کریگا، اور اس کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کی جدوجہد کرے، جو شخص بھی توبہ کرتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر کے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ نَبَأَ وَأَمِّنَ وَعَمِلْ صَالِحًا مِمَّا بَدَأْتُمْ بِهِ ۚ... سورۃ طہ

"یقیناً میں ایسے شخص کو معاف کر دیتا ہوں جو توبہ کرنا اور ایمان لاکر اعمال صالحہ کرنا اور پھر راہ ہدایت اختیار کرتا ہے"

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۖ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ لِمَا عَمِلَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَجِدُهُ فِيهَا ۖ وَلَا يُجَاوِزُهَا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۖ... سورۃ الفرقان

"اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو الہ و معبود نہیں بناتے، اور نہ ہی اس جان کو ناحق قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے قتل کرنا حرام کیا ہے، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی بھی ایسا کریگا وہ گناہگار ہے"

"اسے روز قیامت دوہرا عذاب دیا جائیگا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہے گا"

"مگر وہ جو توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک و صالح اعمال کرے تو یہی ہیں وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دیگا، اور اللہ تعالیٰ بخشے والا رحم کرنے والا ہے"
"الفرقان (68-70)."

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق دہریں وطی کرنے والے پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کرنے سے اس پر بیوی حرام ہوتی ہے، بلکہ بیوی اس کی عصمت و نکاح میں ہی رہے گی، اور بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسے شنیع و قبیح فعل میں خاوند کی اطاعت کرے، بلکہ بیوی کو چاہیے کہ اگر خاوند ایسا قبیح فعل کرنا چاہے تو اسے ایسا نہ کرنے دے، اور اگر خاوند اس فعل سے توبہ نہیں کرتا تو بیوی فحش نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سے عافیت نصیب فرمائے "انتہی مختصراً (فتاویٰ اسلامیہ (256/3))."

امام بھوتی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"اور اگر وہ یہ فعل (بیوی سے دہریں وطی) کرتا ہے تو اسے تعزیر (یعنی حاکم اسے ایسی سزا دے جو اسے اور اس جیسے افراد کو اس فعل سے روک دے) لگانی جائیگی، کیونکہ اس نے ایسی معصیت کا ارتکاب کیا ہے جس کی کوئی حد اور کفارہ نہیں" انتہی

کشاف القناع (190/5)



یہاں انہوں نے صراحت کی ہے کہ یہ ایسی معصیت ہے جس میں کوئی کفارہ نہیں

دوم:

اکثر لوگ اس وقت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی معین گناہ پر کفارہ واجب نہیں تو اس کا معنی ہے کہ یہ گناہ ہتھیوٹا اور ہلکا سا ہے، لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے، بلکہ اگر کہا جائے کہ:

دبر میں وطئی کرنے کا اللہ نے کفارہ مقرر نہیں کیا کیونکہ یہ تو اس گناہ سے بھی بڑا ہے جو کفارہ ادا کرنے سے ختم ہو جاتا ہے، تو یہ بعید نہیں ہے، جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے ہتھیوٹے قسم کے بارہ میں فرمایا ہے:

"الغموس: جان بوجھ کر ہتھیوٹے قسم اٹھانے کو غموس کہا جاتا ہے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ اسے کفارہ ختم کرے" انتھی

دیکھیں: التاج والاکلیل (406/4) اور اللہ و نونہ (577/1) میں بھی یہی درج ہے

ہدایا عندی والنداعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1